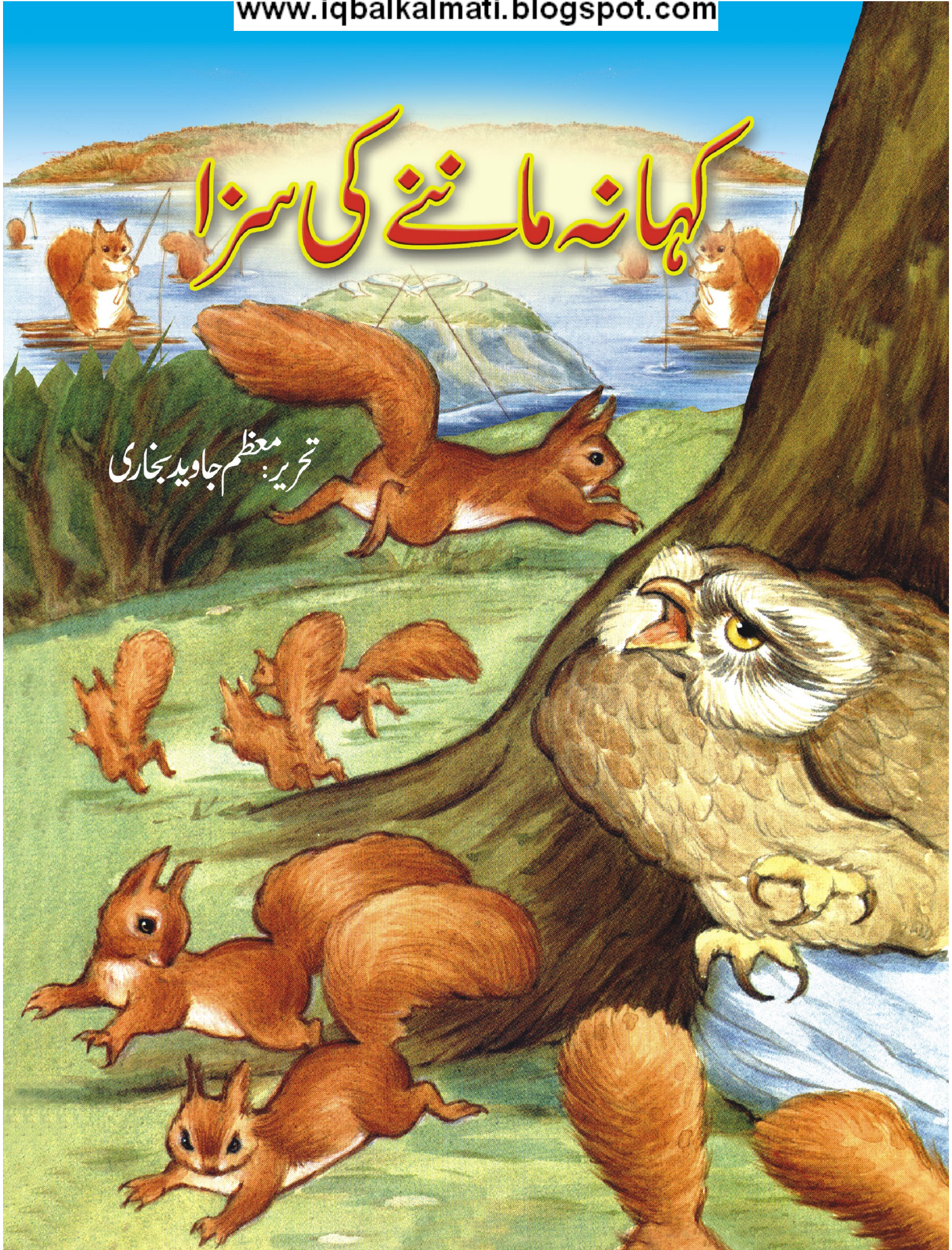


کہانہ ماننے کی سزا

تحریر: معظم جاوید بخاری



تحریر: معظم جاوید بخاری

کہانہ ماننے کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جھیل کے کنارے پر باداموں کے ڈھیر سارے درخت تھے۔ ان پر سبز سبز بادام لگتے، جنہیں پرندے اور کئی دوسرے جانور اپنی خوراک بناتے تھے۔ ان درختوں پر دوسرے پرندوں اور جانوروں کے ساتھ ساتھ گلہریوں کا ایک خاندان بھی آباد تھا۔ یہ گلہریاں درختوں کے تنوں پر چڑھتی، شاخوں پر جھولتی اور خوب کھیلتی کودتی رہتی تھیں۔ باداموں کی لذیذ گریاں ان کی مرغوب غذا تھیں۔ ان گلہریوں میں ایک چھوٹی سی گلہری ”شینز“ نامی تھی۔ وہ بڑی شرارتی اور منچلی تھی اس کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام چنی تھا۔ اس کے علاوہ اس کے چھ کزن بھی تھے۔ وہ آٹھوں سارا سارا دن درختوں پر خوب کھیلتے کودتے رہتے اور یوں ان کی ہنستے کھیلتے زندگی بسر ہو رہی تھی۔ جھیل کے چاروں طرف کے تمام درخت ان کے دیکھے بھالے تھے، باداموں کے علاوہ وہاں کچنار اور پیپل کے درخت بھی تھے۔ جھیل کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا جزیرہ دکھائی دیتا تھا جس پر ڈھیر سارے سیب اور اسٹرابری کے درخت تھے۔ شینز جب بھی اس جزیرے کی طرف دیکھتی تو اس کا جی



مچل جاتا۔ جھیل کا پانی بڑا گہرا اور ٹھنڈا تھا جس سے شیز کو بڑا ڈر لگتا تھا۔ شیز کے دل و دماغ میں ہر وقت یہ خواہش مچاتی رہتی کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس جزیرے پر جائے اور وہاں لگے ہوئے سیبوں کا مزہ ضرور چکھے۔ ایک دن اس نے اپنی خواہش کا اظہار اپنی ماں کے سامنے کیا تو اس نے تنبیہ کی کہ وہ اس جزیرے کا خیال دل سے نکال دے کیونکہ وہاں پہنچنا بڑا ہی مشکل ہے، بغیر کشتیوں کے جھیل کے پانی کو عبور نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ اس جزیرے پر ایک بڑا الو بھی رہتا ہے جو بڑا خوفناک اور گلہریوں کا سخت دشمن پرندہ ہے۔ وہ اپنے جزیرے پر کسی دوسرے جانور یا پرندے کو قطعی برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے شیز جزیرے کے بارے میں فکر مند ہونا چھوڑ دے شیز یہ سب باتیں سن کر خاموش ہو گئی۔ ماں سے ذکر کرنے کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اسے یہ معلوم ہو گیا کہ جھیل کے پانی کو کشتیوں کی مدد سے ہی عبور کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے دن اس نے اپنی کزن گلہریوں سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ ڈر گئیں۔ شیز نے مختلف حربوں سے ان کو راضی کر لیا کہ وہ سب مل جل کر کشتیاں بنائیں اور پھر الو کے

جزیرے پر جایا جائے۔ سب نے مل جل کر ڈھیر سارے تنکے اکٹھے کئے اور ان کی کشتیاں بنا کر جھیل کے پانی میں اُتار دیں۔ سب سے پہلے شیز نے کشتی پر چڑھ کر اس کا معائنہ کیا اور موٹے تنکے والے چپو کو پانی میں چلایا۔ کشتی اُسے اُٹھائے جھیل کے پانی میں آگے بڑھ گئی۔ پہلے تو شیز کو بڑا ڈر لگا مگر جب کشتی کے ہچکولوں سے اسے جھولے ملے تو سارا ڈر جاتا رہا۔ شیز کی کشتی کو پانی میں صحیح سلامت دیکھ کر سب کزن گلہریوں کی ہمت بڑھی اور ایک ایک کر کے تمام گلہریاں قطار میں جھیل کے پانی پر کشتیاں چلانے لگیں۔ یہ کھیل درختوں پر اُچھلنے کودنے سے زیادہ مزیدار تھا۔ انہیں اس بات کا ذرا بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کب کھیل ہی کھیل میں جزیرے تک جا پہنچیں؟ کشتیاں ہوا کے زور سے خود بخود جزیرے کے کنارے سے آ لگیں۔ گلہریوں نے خوشی سے کلکاری بھری اور جست لگائی۔ وہ سب اس جزیرے کی زمین پر پہنچ گئی تھیں جہاں پہنچنا انہیں ایک عرصے سے محال دکھائی دیتا تھا۔ جزیرے پر سیب اور سڑا بری کے درخت پھیلے ہوئے تھے۔ سیبوں کی بھینی بھینی خوشبو سے گلہریاں





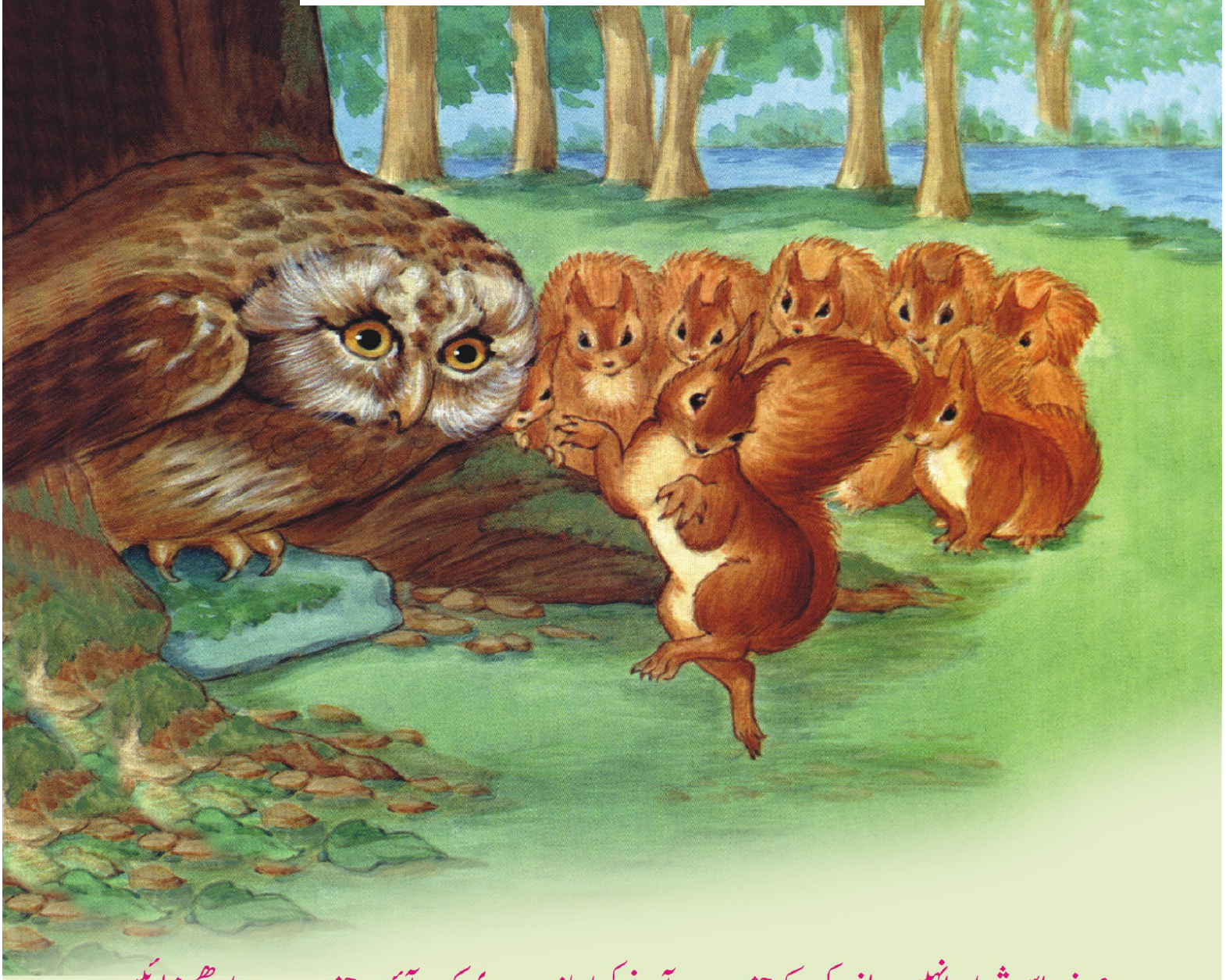
جھوم اُٹھیں اور انہوں نے جلدی سے درختوں پر چڑھ کر سیب کھانا شروع کر دیئے۔ شیرزیہ دیکھ کر براہم ہوئی۔ اس نے سب گلہریوں کو اودھم مچانے سے منع کیا اور کہا کہ یہ جزیرہ آلو کی ملکیت ہے اس لئے مالک سے اجازت لئے بغیر یہاں کا کچھ بھی کھانا پینا بری بات ہے۔ گلہریاں یہ سن کر شرمندہ ہو گئیں۔ شیرزیہ کے ساتھ سب گلہریاں آلو کے گھر کی تلاش میں نکل پڑیں۔ جلد ہی ایک درخت کی کھوہ میں انہیں آلو کھڑا دکھائی دیا۔ وہ سب اس کے قریب پہنچیں اور سلام کیا آلو گلہریوں کو دیکھ کر حیران ہوا۔ اس نے ان کے آنے کا سبب دریافت کیا۔ گلہریوں نے سیب اور اسٹرابری کھانے کی فرمائش کی اور کچھ ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کی۔ آلو کیلئے یہ چیزیں بے معنی تھیں کیونکہ وہ انہیں کھاتا نہیں تھا اس لئے اس نے گلہریوں کو سیب اور اسٹرابری کھانے کی اجازت دے دی مگر شور کرنے اور اودھم مچانے سے منع کیا کیونکہ اس طرح اس کے آرام میں خلل پڑتا تھا۔ گلہریاں اجازت پا کر بے حد خوش ہوئیں اور بھاگ بھاگ کر درختوں پر چڑھنے لگیں۔ تھوڑی دیر میں وہ ڈھیر ساری اسٹرابریاں کھا گئیں۔ شیرزیہ کے دماغ میں نجانے کیا آیا؟ وہ آلو کے گھر کی طرف چل پڑی۔ آلو ان سے بے خبر درخت کی کھوہ



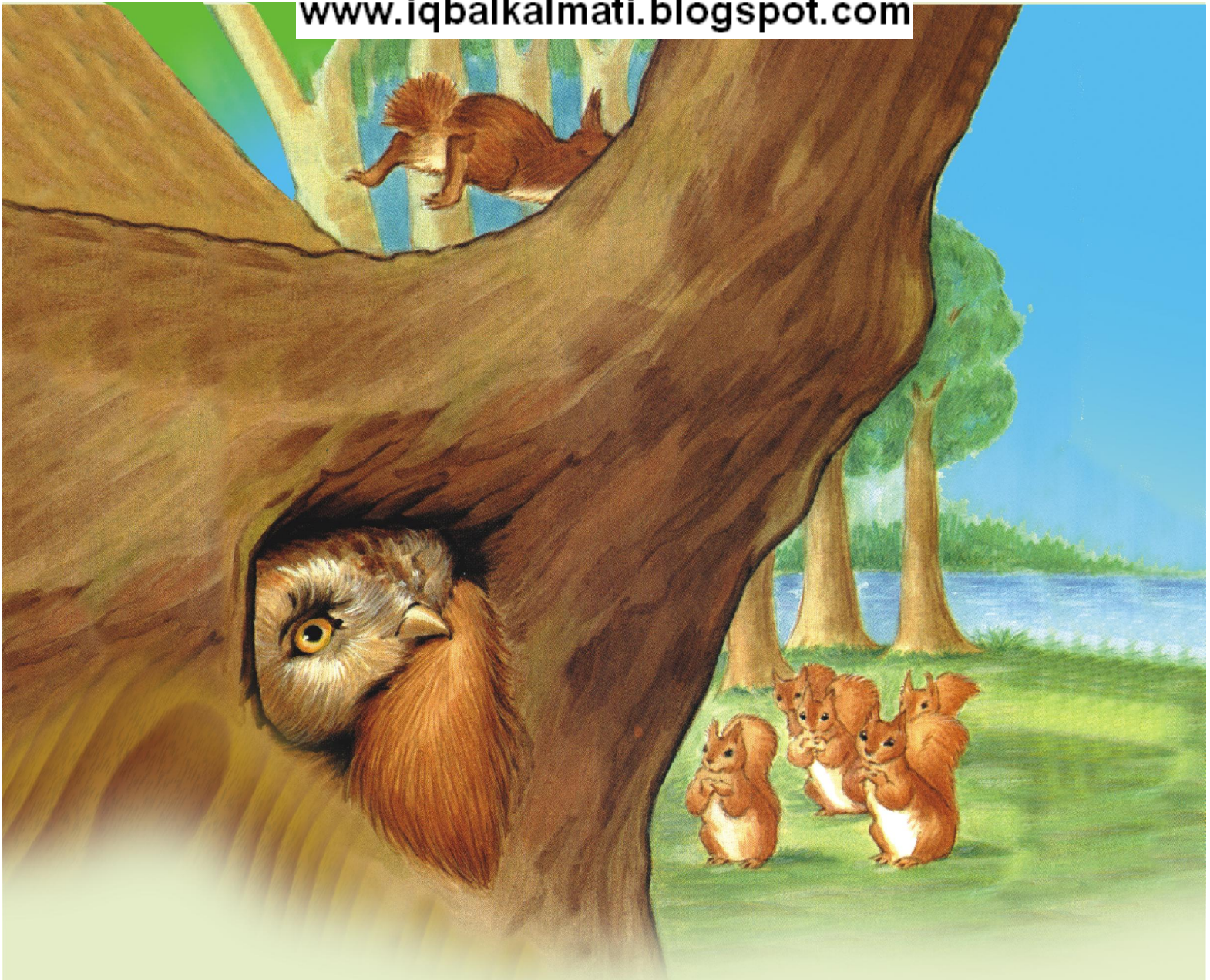
میں آرام کر رہا تھا۔ شیز جب وہاں پہنچی تو دروازہ بند پایا۔ اس نے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا تو اسے
الو آرام کرتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کی ایک آنکھ بند تھی جبکہ دوسری آنکھ کھلی ہوئی تھی۔ الو نے شیز کو دیکھ لیا اور آنے کا
سبب پوچھا۔ شیز نے کہا کہ وہ الو کیلئے کچھ کرنا چاہتی ہے اور یہ معلوم کرنے آئی ہے کہ اسے کیا پسند ہے؟ الو نے
کہا کہ وہ اپنے کام سے کام رکھے اور اس کے آرام میں خلل نہ ڈالے۔ شیز یہ سن کر واپس لوٹ آئی اور اس نے
گلہریوں سے کہا کہ الو کیلئے ہمیں مچھلیاں پکڑنا چاہئے تاکہ ہم اسے تحفے کی صورت میں دیں۔ گلہریوں نے اس
کی بات کو صحیح سمجھتے ہوئے جھیل کے پانی میں کنڈیاں ڈال دیں، کچھ دیر بعد وہ کافی ساری مچھلیاں پکڑنے میں
کامیاب ہو چکی تھیں۔ شیز نے وہ سب مچھلیاں ان سے لیں اور اپنی ساتھیوں کے ساتھ الو کے گھر چلی آئی۔ اس
نے دروازہ کھٹکھٹا کر الو کو باہر بلایا اور مچھلیاں اس کے سامنے رکھ کر کہا کہ وہ ان کی طرف سے یہ تحفہ قبول کر لے۔
الو نے مچھلیوں کو دیکھا تو منہ بسور کر کہا کہ وہ بدبودار چیزیں پسند نہیں کرتا اور اسے گلہریوں سے کچھ نہیں چاہئے، وہ



اس کے آرام کو خراب نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ شیز اپنی ساتھیوں کے ساتھ مایوس واپس لوٹ آئی۔
اسی طرح وہ روزانہ جزیرے پر جاتیں اور سرب اور سڑا بربز کھاتی اور کچھ ساتھ لے آتیں۔ ایک دن
شیز کو ایک درخت پر بڑا سا انڈہ دکھائی دیا۔ شیز کے دل میں یہ آیا کہ اسے یہ انڈہ الو کو تحفے میں دینا چاہئے۔ اس
نے اپنی ساتھی گلہریوں کی مدد سے وہ انڈہ گھونسلے سمیت درخت سے نیچے اتارا اور الو کے گھر لے آئیں۔ الو
نے جب انڈہ دیکھا تو وہ بہت ناراض ہوا۔ اس نے گلہریوں کو کہا کہ وہ اسے گھونسلے سمیت واپس وہیں رکھ دیں
جہاں سے انہوں نے اُسے اتارا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اب دوبارہ گلہریوں
نے اس جزیرے کا رخ کیا تو وہ ان کے ساتھ برا پیش آئے گا۔ یہ سن کر سب گلہریاں پریشان ہو گئیں۔ انہوں
نے الو سے اپنے رویے کی معافی مانگی اور درخواست کی کہ وہ جزیرے پر ان کا داخلہ بند نہ کرے۔ الو نے



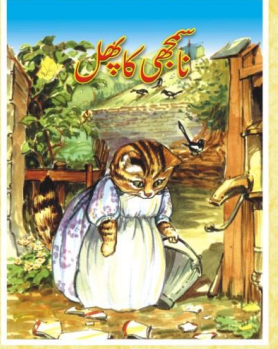
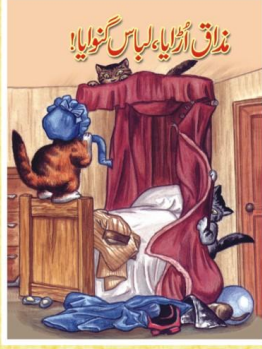
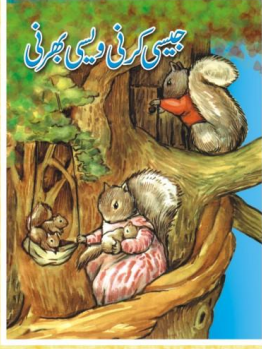
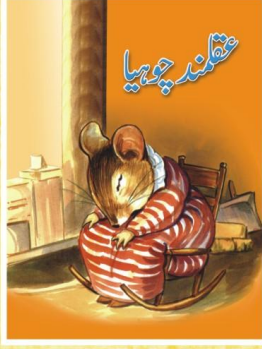
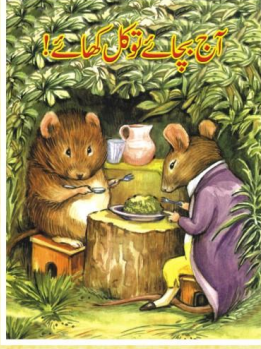
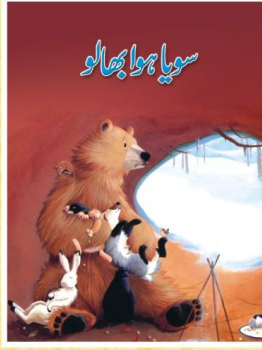
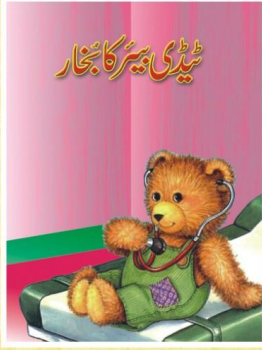
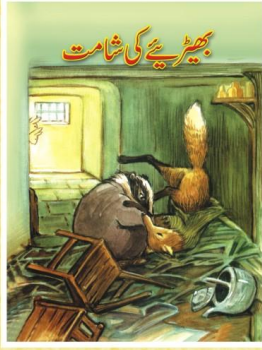
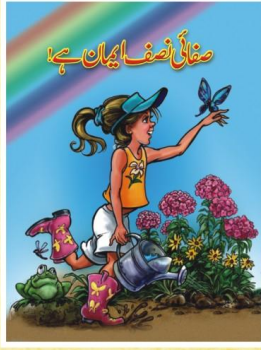
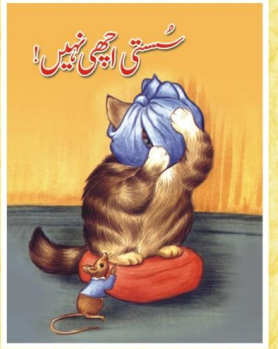
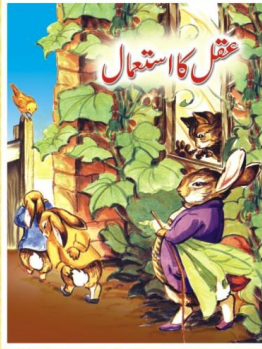
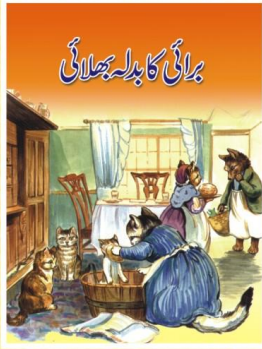
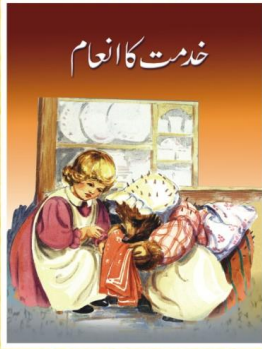
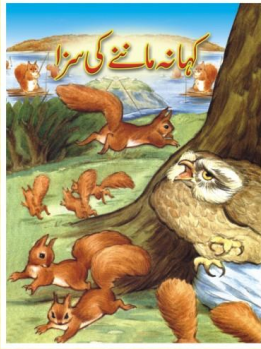
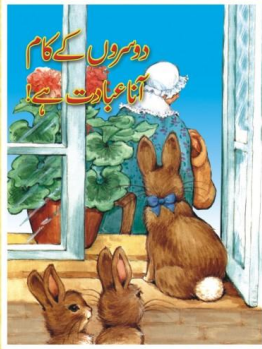
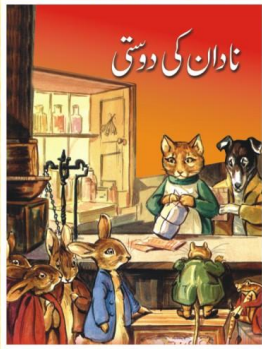
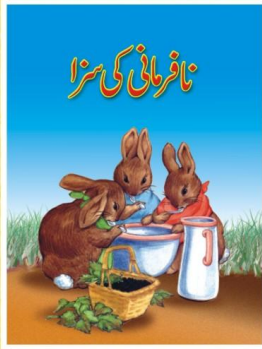
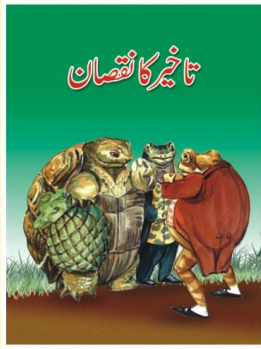
صرف اس شرط پر انہیں معاف کر کے جزیرے پر آنے کی اجازت دیدی کہ وہ آئندہ جزیرے پر نہ اودھم مچائیں گی اور نہ اس کے آرام میں خلل ڈالیں گی۔ گلہریوں نے اُلو سے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گی۔ کچھ دن یونہی بیت گئے۔ ایک دن شیز کو خیال آیا کہ کئی دن سے اُلو دکھائی نہیں دیا کیوں نہ وہ اس کی ایک جھلک دیکھ آئے۔ اس کی ساتھی گلہریوں نے اسے اُلو کے گھر کی طرف جانے سے منع کیا مگر وہ اپنے جیس پر قابو نہ رکھ سکی اور اُلو کے گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس بار اس نے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکنے کے بجائے درخت کے اوپر چڑھنا ضروری خیال کیا۔ درخت پر چلنے پھرنے سے اُلو کے آرام میں خلل پڑا۔ وہ درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر سے اُڑتا ہوا بالائی شاخ کی کھڑکی میں آن بیٹھا۔ جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ایک گلہری اس درخت پر موجود ہے۔ اس نے گلہری کو وعدہ خلافی کی سزا دینے کا فیصلہ کر لیا۔ جو نہی شیز گلہری اس کھڑکی کے قریب پہنچی تو



الو نے اپنی تیز چونچ سے اس کی دم پر حملہ کر دیا۔ شیزالو کو وہاں پا کر حواس باختہ ہو کر بھاگی۔ الو نے اس کی دم کاٹ ڈالی تھی جو کہ اس کے منہ میں دبئی رہ گئی۔ شیز بغیر دم کے جان بچا کر جب ساتھی گلہریوں کے پاس پہنچی تو وہ سب خوفزدہ ہو گئیں، وہ سب جلدی جلدی اس جزیرے سے نکل کر اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھیں اور گھروں کو لوٹ آئیں۔ اس کے بعد ننھی گلہریوں نے کبھی اس جزیرے کا رخ نہیں کیا۔ شیز کو اپنی خوبصورت دم کھونے کا بڑا دکھ تھا کیونکہ اب اس کی ساتھی گلہریاں اس کا مذاق اڑاتی تھیں..... دم کٹی شیز گلہری..... دیکھا بچو! کسی کو بلا وجہ تنگ نہیں کرتے، اگر کوئی کسی بات سے منع کرے تو اس کا کہا مانتے ہیں ورنہ آپ کا بھی شیز جیسا حشر ہو سکتا ہے!



پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں



ان کے علاوہ سپارے، دُعا نیک، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

پہلی منزل فضل الہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934

القائم ٹریڈرز

شائع کردہ: